2890

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سورۃ الطّور ۵۲

وَالطُّوْرِ ۝١ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۝٢ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۝٣ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۝٤
وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۝٥ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۝٦ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝٧
مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۝٨ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۝٩ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۝١٠ فَوَيْلٌ
يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝١١ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۝١٢ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ
جَهَنَّمَ دَعًّا ۝١٣ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝١٤ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ
لَا تُبْصِرُوْنَ ۝١٥ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ
مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝١٦ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ۝١٧ فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ
رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝١٨ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ۝١٩ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝٢٠

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

سورہ طور مکی ہے اس میں انچاس آیتیں ہیں ۔

طور کی قسم ۝١ اور اس نوشتہ کی ۝٢ جو کھلے دفتر میں لکھا ہے ۝٣ اور بیت معمور ۝٤ اور بلند چھت ۝٥ اور
سلگائے ہوئے سمندر ۝٦ بیشک تیرے رب کا عذاب ضرور ہونا ہے ۝٧ اسے کوئی ٹالنے والا نہیں ۝٨ جس دن آسمان
ہلنا سا ہلنا ہلیں گے ۝٩ اور پہاڑ چلنا سا چلنا چلیں گے ۝١٠ تو اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ۝١١ اور
جو مشغلہ میں کھیل رہے ہیں ۝١٢ جس دن جہنم کی طرف دھکا دے کر دھکیلے جائیں گے ۝١٣ یہ ہے وہ آگ جسے
تم جھٹلاتے تھے ۝١٤ تو کیا یہ جادو ہے یا تمہیں سوجھتا نہیں ۝١٥ اس میں جاؤ اب چاہے صبر کرو یا نہ کرو سب تم پر ایک سا
ہے تمہیں اسی کا بدلہ جو تم کرتے تھے ۝١٦ بیشک پرہیزگار باغوں اور چین میں ہیں ۝١٧ اپنے رب کی دین پر
شاد شاد اور انہیں ان کے رب نے آگ کے عذاب سے بچا لیا ۝١٨ کھاؤ اور پیو خوشگوار صلہ اپنے اعمال کا ۝١٩
تختوں پر تکیہ لگائے جو قطار لگا کر بچھے ہیں اور ہم نے انہیں بیاہ دیا بڑی آنکھوں والی حوروں سے ۝٢٠

(پارہ ۲۷/طور ۵۲/ ۱ تا ۲۰ * ت : ک)

2891

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بیحد مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

سورہ طور مکی ہے اس میں انچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں -

۱۔ "قسم ہے (کوہ) طور کی" طور سریانی لغت کا لفظ ہے اس پہاڑ کو کہتے ہیں جو سرسبز ہو * اب طور اس پہاڑ کو کہا جاتا ہے جہاں
اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی ہم کلامی سے مشرف فرمایا۔

۲۔ " اور کتاب کی جو لکھی ہوئی ہے" (مسطور یعنی لکھی ہوئی مرتب کتاب)

۳۔ "کھلے ورق پر" رق یعنی کھال - چمڑا * منشور یعنی کھلی ہوئی - جب کہ ہر جا بجا سے آئے اور مطالعہ کرے

۴۔ "اور قسم ہے بیت معمور کی" البیت المعمور کا لغوی معنی آباد گھر ہے جس میں خوب چہل پہل ہو -
حضرت حسن بصریؒ کے نزدیک یہاں اس سے مراد کعبہ شریف ہے * جس طرح زمین میں کعبہ شریف ہے اسی طرح
ہر آسمان میں وہاں کے مکینوں کے لئے ایک قبلہ عبادہ موجود ہے - صحیح یہ ہے کہ ساتویں آسمان پر جو قبلہ
ہے وہ کعبہ شریف کے عین اوپر ہے - یہاں اسی کی قسم ارشاد فرمائی جا رہی ہے کیوں حدیث شریف میں اسی
کو البیت المعمور فرمایا گیا ہے -

۵۔ " اور بلند چھت کی" السقف المرفوع یعنی اونچی جگہ بلند و بالا چھت اس سے مراد آسمان ہے

۶۔ " اور سمندر کی جو لبالب بھرا ہے" مسجور یعنی وہ چشمہ یا تالاب جس کا پانی خشک ہو جائے یا زمین
میں جذب ہو جائے * وہ تنور جسے ایندھن سے بھر دیا گیا ہو اور وہ خوب بھڑک رہا ہو اسے بھی
التنور المسجور کہتے ہیں

۷۔ "ان عذاب" جواب قسم ہے کہ مجھے ان عظیم الشان چیزوں کی قسم، مجرمین و منکرین پر عذاب آ کر رہے گا

۸۔ کسی کی مجال نہیں کہ اس عذاب کو ٹال سکے یا روک سکے

۹۔ وقوع قیامت کے وقت کائنات میں جو اضطراب اور توڑ پھوڑ کا عالم ہوگا اس کو بڑے پر جلال
انداز میں بیان فرمایا جا رہا ہے * یہ وسیع و عریض آسمان جس کو اپنے مقام سے کبھی بال برابر سرکتے
نہیں دیکھا گیا کبھی اضطرابی کیفیت اس میں رونما نہیں ہوئی وہ اس روز ایک معمولی اور ہلکی چیز کی
مانند ڈول رہا ہوگا - جھول رہا ہوگا -

۱۰۔ پہاڑ جو بڑے ٹھہرے زمین میں گڑے ہوئے ہیں وقوع قیامت کے وقت وہ ہوا میں اڑ رہے ہوں گے - یوں معلوم

2892

پڑا کہ انہیں کسی نے جڑوں سے اکھیڑ پھینکا ہے اور پہاڑ کے جو ٹکڑے اجنبی روئی کی طرح اڑ رہے ہوتے ہوں گے

۱۱۔ جو لوگ آج اللہ تعالیٰ کی آیتوں اور اس کے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں وہ دن ان کی تباہی اور بربادی کا دن ہوگا۔

۱۲۔ کفار قیامت اور اسلام کے دوسرے نظریات کے بارے میں تبادلہ خیالات کرتے ہیں لیکن سنجیدگی اور متانت سے نہیں محض دل بہلانے کے لئے۔ تحقیق حق ان کے پیش نظر نہیں ہوتی بلکہ ان کا مقصد استہزاء کرنا ہوتا ہے

(ضیاء القرآن)

۱۳۔ اس روز اس دن کے جھٹلانے والوں کو بڑی خرابی ہوگی جو آج غفلت میں پڑے نکتہ چینیاں کرتے ہیں۔ وہ
خرابی ہے یعنی کہ
وہ دوزخ کی طرف دھکے دے کر دوڑائے جائیں گے۔

۱۴۔ (انہیں) جہنم دکھا کر کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ جس کا (جھٹلاتے) انکار کرتے

۱۵۔ اب بتاؤ یہ جادو ہے یا تم کو دکھائی نہیں دیتا

۱۶۔ "اس میں گھسو صبر کرو یا نہ کرو تمہارے لئے برابر ہے تم کو وہی بدلہ دیا جاتا ہے جو تم کیا کرتے تھے"
اب آئیں بائیں کرو چیخو چلاؤ تمہارے اعمال کی سزا ہے۔ (تفسیر عثمانی)

۱۷۔ متقی لوگ بلاشبہ بہشت کے باغوں اور سامان عیش میں ہوں گے" (یہ پرہیزگار لوگوں کے لئے ہوں گی)
غیر فانی جنتیں اور عالی قدر ابدی راحتیں۔

۱۸۔ "اور جو چیزیں ان کے رب نے ان کو دی ہوں گی ان سے وہ خوش دل ہو رہے ہوں گے اور ان کا رب دوزخ کے
عذاب سے ان کو محفوظ رکھے گا" (یہاں) ابہام ہے عطا کی تفصیل نہیں ہے۔ یہ ابہام بجائے خود
عظمت عطا پر دلالت کر رہا ہے پھر دینے کی نسبت رب کی طرف کی گئی ہے جس سے نعمت کی
عظمت اور بڑھ گئی۔ جب عظیم الشان دینے والا ہو تو اس کے شایان عظیم الشان نعمت۔ (تفسیر مظہری)

۱۹۔ ان سے کہا جائے گا جنت کے میووں کو خوب کھاؤ اور اس کی نہروں سے خوب پیو کسی قسم کی کوئی
تکلیف و گرانی نہ ہوگی اور نہ موت آئے گی۔

۲۰۔ نیک اعمال کے بدلے میں جو دنیا میں کیا کرتے تھے ایسے تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے
جو برابر ترتیب وار بچھائے ہوئے ہیں * اور جنت میں ہم ان کی گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والی
خوبصورت حوروں سے شادی کر دیں گے۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

لغوی اشارے ○ طور: پہاڑ، ہرا بھرا پہاڑ ○ مَسْطُور: لکھا ہوا ○ مَنْشُور: کھلا ہوا ○ مَعْمُور:
آباد ○ مَرْفُوع: بلند کیا ہوا ○ مَسْجُور: بھرا ہوا، لبریز، سوکھا ہوا، بہت گرم ○ وَاقِع: اترنے والا ○
دافع: ٹالنے والا ○ تَمُوْرُ: وہ پھٹتی ہے ○ مَوْرًا: ہلنا، حرکت کرنا ○ تَسِيْرُ: وہ چلتی ہے ○ (ل ق)

تفہیمی خلاصہ ○ عربی، سریانی اور نبطی تینوں زبانوں میں طور کا استعمال یکساں طور پر ہوتا ہے ○
بقول حضرت ابن عباسؓ طور وہ پہاڑ ہے جس میں روئیدگی ہو، اور جس میں روئیدگی نہیں وہ طور نہیں ○ طور
وہی پہاڑ ہے جو مصر و مدین کے مابین ہے ○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ساتویں آسمان پر
(بوقت معراج) میں نے ابراہیمؑ کو دیکھا جو بیت معمور سے اپنی پشت لگائے ہوئے تھے۔ بیت معمور
میں روزانہ ستر ہزار فرشتے (عبادت کیلئے) داخل ہوتے ہیں جو دوبارہ (کبھی) نہیں آتے" (مسلم) ○ سمندر کے نیچے آگ ہے یا آگ
کے نیچے سمندر ہے ○ شرق اور مشرق کا مخلوط بحر مسجور ہے ○ بحر مسجور کو بحر حیات کہا جاتا ہے ○ بحر مسجور سے
مراد زیر عرش پانی ہے ○ کفار پر عذاب واقع ہو کر رہتا ہے ○ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر سبقت
رکھتی ہے ○ دفع وقوع سے پہلے اور منع وقوع کے بعد ہوتا ہے ○

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ○ ٢١
وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ○ ٢٢ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا
لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ○ ٢٣ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ
مَّكْنُوْنٌ ○ ٢٤ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ○ ٢٥ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ
فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ○ ٢٦ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ○ ٢٧ اِنَّا كُنَّا
مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ○ ٢٨ ع فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ
بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ○ ٢٩ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ○ ٣٠

اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی پیروی کی ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ تو ہم ملا دیں گے ان کے
ساتھ ان کی اولاد کو اور ہم کمی نہیں کریں گے ان کے عملوں (کی جزا) میں ذرہ بھر ہر شخص
اپنے اپنے اعمال میں اسیر ہوگا ○ ٢١ اور ہم مسلسل دیتے رہیں گے انہیں (ایسے) میوے اور گوشت
جو وہ پسند کریں گے ○ ٢٢ وہ چھینا جھپٹی کریں گے وہاں جام شراب پر (لیکن) اس میں نہ کوئی
لغو بات ہوگی اور نہ گناہ ○ ٢٣ اور (خدمت بجا لانے کے لئے) چکر لگاتے ہوں گے ان کے گرد ان کے
غلام (اپنے حسن کے باعث) یوں معلوم ہوں گے گویا وہ چھپے ہوئے موتی ہیں ○ ٢٤ اور وہ
ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر پوچھیں گے ○ ٢٥ کہیں گے ہم لوگ اس سے پہلے اپنے اہل خانہ میں (اپنے
انجام کے بارے میں) سہمے رہتے تھے ○ ٢٦ سو بڑا احسان فرمایا ہے اللہ نے ہم پر اور بچا لیا ہے ہمیں
گرم لو کے عذاب سے ○ ٢٧ بے شک ہم پہلے بھی (دنیا میں) اسی سے دعا کیا کرتے تھے یقیناً وہ
بہت احسان کرنے والا ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے ○ ٢٨ پس آپ سمجھاتے رہیے۔ آپ اپنے
رب کی مہربانی سے نہ کاہن ہیں اور نہ مجنون ○ ٢٩ کیا یہ (نابکار) کہتے ہیں کہ آپ شاعر ہیں
(اور) ہم انتظار کر رہے ہیں ان کے متعلق گردش زمانہ کا ○ ٣٠

(پارہ ٢٧/ سورۃ الطور ٥٢/ ٢١ تا ٣٠ * ت: ض)

٢١۔ اگر مومنوں کی اولاد مومن ہو تو ہم اولاد کو جنت میں اس کے ماں باپ کے ساتھ رکھیں گے علیہم السلام کر دیں گے

2895

ایمان کی قید اس لئے لگائی کہ مومن کی کافر اولاد اس کے ساتھ نہ ہوگی۔ اس سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کے وسیلے سے اولاد کے درجے بلند ہو جاتے ہیں۔ حضورؐ کی اولاد نبی نہیں مگر حضورؐ کے ساتھ جنت میں ہوگی۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ مومن کے چھوٹے بچے جنتی ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جنتی آدمی اپنے اہل بچوں کے ساتھ جنت میں ہوگا۔ اس طرح کہ اگر ماں باپ کا درجہ ادنیٰ ہے اور اولاد کا اعلیٰ تو ماں باپ کو ترقی دے کر اولاد کے پاس پہنچا دیا جائے گا۔ لہٰذا ان شاء اللہ تعالیٰ حضرت بی بی آمنہؓ اور حضرت عبداللہؓ اور حضورؐ کی اولاد حضورؐ کے ساتھ ہوں گے * یعنی اعلیٰ و ادنیٰ جنتیوں کو ملانے کے لئے اعلیٰ کو ادنیٰ نہ کیا جائے گا بلکہ ادنیٰ کو اعلیٰ کیا جائے گا

۲۲۔ ہر کافر اپنے بدکاروں میں گرفتار رہے گا۔ یہاں آدمی سے مراد کافر آدمی ہے اگر ناسمجھ بچے کے ماں باپ میں سے کوئی ہو تو بچہ اس مومن کے ساتھ ہوگا * جنتیوں کی نعمتیں دم بدم بڑھتی جائیں گی کمی نہیں

۲۳۔ جنت میں مومنین میں گناہ کرنے کی قدرت ہی نہ ہوگی کیونکہ گناہ نفس امارہ کراتا ہے اور وہ جنت میں فنا ہو چکا ہوتا ہے نیز وہاں شراب وغیرہ میں بھی یہ فساد نہ ہوگا کہ بکنے والا گناہ کرے یا اس سے عقل زائل ہو۔

۲۴۔ یہ لڑکے جنتیوں کے نہ اپنے بیٹے ہوں گے نہ دنیا کے خدمتگار، بلکہ حوروں کی طرح جنت کی ایک مخلوق ہے جو اہل جنت کی خدمت کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ فرشتے ان کے علاوہ ہوں گے (نور العرفان)

۲۵۔ باہم ایک دوسرے سے گزشتہ دنیوی احوال اور واقعات پوچھیں گے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا دنیا میں جو خوف اور دکھ تھا باہم اس کا تذکرہ کریں گے

۲۶۔ کہیں گے ہم اس سے پہلے اپنے گھر یعنی دنیا میں بہت ڈرا کرتے تھے * اللہ کے عذاب سے ڈرتے تھے

۲۷۔ سو اللہ نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھا۔ یعنی اللہ نے ہم کو توفیق دی، ہماری مغفرت کر دی اور رحم فرمایا۔ لو کی طرح مسامات کے اندر گھسنے والی آگ کے عذاب سے۔ حسن نے کہا سموم جہنم کے ناموں میں سے ایک نام ہے (تفسیر مظہری)

۲۸۔ ہم نہایت عاجزی سے اس کی بارگاہ میں دعا مانگا کرتے تھے۔ اس نے ہماری دعاؤں کو قبول فرما لیا اور ہمیں ہماری طلب کردہ چیز عطا فرما دی (تفسیر ابن کثیر)

2896

۲۹۔ اس میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دی جا رہی ہے کہ آپ وعظ و نصیحت سے کام کرتے رہیں اور یہ آپ کی بابت جو کچھ کہتے رہتے ہیں ان کی طرف کان نہ دھریں۔ اس لئے کہ (وہ جو کہتے ہیں آپ وہ نہیں بلکہ رسول برحق اور خاتم النبیین ہیں) آپ پر باقاعدہ باری طرف سے وحی آتی ہے جو کہ کاہن پر نہیں آتی۔ آپ جو کلام لوگوں کو سناتے ہیں وہ دانش و بصیرت کا آئینہ دار ہوتا ہے (ع ص)

۳۰۔ "یا کہتے ہیں" یہ کفار مکہ آپ کی شان میں "یہ شاعر ہیں ہمیں ان پر حوادثِ زمانہ کا انتظار ہے" کہ جیسے ان سے پہلے شاعر (وفات) پا گئے) اور ان کے چرچے ختم ہو گئے یہی حال ان کا ہو جائے گا (معاذ اللہ) اور وہ کفار یہ بھی کہتے تھے کہ ان کے والد کی وفات جوانی میں ہوئی ہے ان کی بھی ایسی ہی ہو گی۔ (کنز الایمان)

لغوی اشارے ۞ اَلْحَقْنَا: ہم نے پہنچا دیا، ہم نے ملا دیا ۞ اَلَتْنٰهُمْ: ہم نے ان کو گھٹا دیا ۞ رَهِیْنٌ: گرفتار، پھنسا ہوا ۞ لَحْمٍ: گوشت ۞ كَاْسًا: پیالہ، گلاس ۞ تَاْثِیْمٌ: گناہ گاری، گناہ میں ڈالنا ۞ یَطُوْفُ: چکر لگاتے رہیں گے یعنی خدمت کے لئے تیار رہیں گے ۞ مَكْنُوْنٌ: محفوظ ۞ مُشْفِقِیْنَ: ڈرنے والے ۞ وَقٰىنَا: اس نے ہم کو بچا لیا ۞ اَلْبَرُّ: احسان کرنے والا ۞ (ل ق)

تفہیمی خلاصہ ۞ جو بوؤ گے وہی کاٹو گے ۞ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے ۞ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رخ زیبا اور سیرت پاک صداقت اسلام کی روشن دلیل ہے ۞ سرسبز و شاداب باغ گلوں کو کہتے ہیں ۞ مومن اولاد کا ماں باپ کے ساتھ جنت میں رہنا اللہ تعالیٰ کا خاص انعام ہے ۞ جنت میں (فضل رب سے) درجات بلند ہوں گے ۞ ہر طرح کے آرام و آسائش کے باوصف جنت میں کوئی نافرمانی و گناہ نہیں کرے گا ۞ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے دعائیں قبول فرماتا ہے ۞ اولاد اگر حالت ایمان میں وفات پائے تو جنت میں (مومن) والدین کے ساتھ ہوگا ۞ آبا کی نیکیاں ابناء کے لئے باعث تسکین و راحت ہوتی ہیں ۞ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کی اولاد کو بلند درجات عطا کر کے ان کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرے گا ۞ ایمان و عمل کے بغیر فضل رب کا نصیب نہیں ہوتا ۞ ہر ایک پابند ہے قیامت میں کہ اپنے اعمال کی جزا و سزا پائے گا ۞

2897

قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ ۝ ٣١ أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُم بِهَٰذَا ۚ أَمْ
هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ۝ ٣٢ أَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ ۚ بَل لَّا يُؤْمِنُونَ ۝ ٣٣ فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ
مِّثْلِهِ إِن كَانُوا صَادِقِينَ ۝ ٣٤ أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ ۝ ٣٥
أَمْ خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۚ بَل لَّا يُوقِنُونَ ۝ ٣٦ أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ
هُمُ الْمُصَيْطِرُونَ ۝ ٣٧ أَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَسْتَمِعُونَ فِيهِ ۖ فَلْيَأْتِ مُسْتَمِعُهُم
بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝ ٣٨ أَمْ لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبَنُونَ ۝ ٣٩ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُم
مِّن مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ ۝ ٤٠ أَمْ عِندَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ۝ ٤١

کہہ دو (ہاں) انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں ۝ ۳۱ کیا ان کی عقلیں ان کو یہی بات
سکھاتی ہیں یا وہ ذاتی شریر قوم ہیں ۝ ۳۲ کیا وہ کہتے ہیں کہ قرآن اس نے خود بنا لیا ہے ہرگز نہیں بلکہ ان کو یقین
نہیں آتا ۝ ۳۳ اچھا اسی طرح کا کلام وہ بھی تو بنا لائیں اگر وہ سچے ہیں ۝ ۳۴ کیا وہ آپ ہی آپ بن گئے
کیا وہ کسی کو پیدا کرنے والے ہیں ۝ ۳۵ کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے بلکہ وہ یقین
ہی نہیں کرتے ۝ ۳۶ کیا ان کے پاس ان کے رب کے خزانے ہیں کیا وہ زبردست ہیں ۝ ۳۷ کیا ان
کے پاس سیڑھی ہے کہ جس پر چڑھ کر آسمانی باتیں سن آتے ہیں پھر جو ان میں سے سننے والا ہو
تو کوئی صاف سند پیش کرے ۝ ۳۸ کیا اس کے بیٹیاں اور تمہارے بیٹے ہیں ۝ ۳۹ کیا آپ ان سے
اجرت مانگتے ہیں کہ وہ اس کے تاوان سے دبے جاتے ہیں ۝ ۴۰ کیا ان کے پاس علم غیب ہے
جس کو وہ لکھتے رہتے ہیں ۝ ۴۱ (پارہ ۲۷/ سورہ طور ۵۲/ آیت ۳۱ تا ۴۱ * ت: ح)

۳۱۔ (اے محبوب ﷺ!) ان بے سروپا امیدیں باندھنے والوں سے کہہ دو اچھی بات ہے تم بھی انتظار کرو
میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کروں گا۔ وقت خود ہی فیصلہ کر دے گا کون حق پر تھا کون گمراہ تھا کامیابی
کس کے قدم چومتی ہے اور عذاب الٰہی کس پر نازل ہوتا ہے

۳۲۔ حضور ﷺ کے بارے میں یہ لوگ کسی ایک بات پر متفق نہیں تھے کبھی کاہن کہتے کبھی مجنون کہتے اور کبھی شاعر ہونے کا
الزام لگاتے۔ ان کی نفی تو پہلے کر دی گئی ہے لیکن اب ان سے پوچھا جا رہا ہے کہ تم جو کبھی کچھ کہتے ہو اور کبھی کچھ
یہ بتاؤ کیا تمہاری عقل اور سمجھ تمہیں ایسی متضاد باتیں کہنے کا حکم دیتی ہے * بات دراصل یہ ہے کہ عقل کا چراغ

2898

تو انہوں نے پہلے دن ہی قبول کر لیا ہے عقل و فہم سے انہوں نے کب کا رشتہ توڑ لیا ہے یہ سرکش لوگ ہیں اور
ان کی سرکشی ان کو باطل سے چمٹے رہنے پر مجبور کر رہی ہے اور یہ مسلمہ حقیقتوں کو سمجھ لینے کے باوجود وہ انکار کرتے چلے جاتے ہیں۔

۳۳۔ اسی طرح قرآن کریم کے بارے میں بھی ان کی آراء مختلف تھیں ان کا ایک خیال یہ بھی تھا کہ یہ قرآن اللہ کا
کلام نہیں ہے بلکہ خود نبی نے گھڑ کر کہتے ہیں کہ کلام اللہ تعالیٰ نے محمد پر نازل کیا ہے * ایسے اس قول کی صحت پر
انہیں قطعاً یقین نہیں وہ خود جانتے ہیں کہ وہ غلط بات کہہ رہے ہیں اس طرح اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں
دوسروں کو بھی اس غلط فہمی میں مبتلا رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ (ضیاء القرآن)

۳۴۔ تو یہ بھی اس طرح کا کلام بنا کر لے آئیں اگر یہ سچے ہیں۔ کوئی کلام جو بلاغت اور غیب کی اطلاع
دینے میں قرآن کی طرح ہو پیش کریں۔ اگر یہ لوگ اس بات میں سچے ہیں کہ رسول کاہن یا مجنون یا
شاعر ہیں کیونکہ ان میں بھی جیسے کاہن یا کچھ مجنون بھی ہیں بکثرت شاعر بھی ہیں اس تفسیر پر کافروں
کی تینوں تہمت تراشیوں کی تردید ہو جائے گی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دعوت مقابلہ دینے سے صرف آخری
قول کی تردید مقصود ہو کیونکہ باقی اقوال کا غلط ہونا تو ظاہر ہی ہے اس لئے دعوت مقابلہ کی ضرورت نہیں

۳۵۔ کیا بغیر رب خالق کے یہ پیدا ہو گئے۔ ایسا ناممکن ہے کیونکہ حادث جو پہلے معدوم تھا اس کا وجود بغیر
موجد کے ہو نہیں سکتا (دین احناف) "من غیر شیء" کا ترجمہ کیا ہے۔ وجہ یعنی عبادت پر مامور کرنے کے بغیر
اور بلا سزا جزا کے مقصد کے یونہی بیکار پیدا کر دیا گیا ہے کہ ان پر احکام تشریعی جاری ہوتے
نہ اعمال کا اچھا برا بدلہ آخرت میں دیا جاتا۔ بیضاوی، کشاف اور زجاج نے یہی مطلب بیان کیا ہے۔

۳۶۔ یا یہ بات ہے کہ یہ خود اپنے خالق ہیں۔ اس قول کی غلطی محتاج دلیل نہیں * واضح اور قطعی برہان
موجود ہے کہ یہ خود آسمان اور زمین کے خالق نہیں ہیں بلکہ اللہ نے ان کو بھی پیدا کیا اور زمین و آسمان کو بھی
پس لازم تھا کہ یہ ایمان لاتے لیکن ان کو یقین ہی نہیں ہے اگر یقین ہوتا تو اللہ کی عبادت سے اعراض نہ کرتے (تفسیر مظہری)

۳۷۔ یا ان کے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں "نبوت اور رزق وغیرہ کے کہ انہیں اختیار ہو جہاں چاہیں خرچ
اور جسے چاہیں دیں" یا وہ داروغے ہیں "خود مختار کہ جو چاہیں کریں کوئی پوچھنے والا نہ ہو۔

۳۸۔ یا ان کے پاس کوئی زینہ ہے "آسمان کی طرف لگا ہوا" جس پر چڑھ کر سن لیتے ہیں "اور انہیں معلوم
ہو جاتا ہے کہ کون پہلے ہلاک ہوگا اور کس کی فتح ہوگی اگر انہیں اس کا دعویٰ ہو۔ (کنز الایمان)

۳۹۔ عرب کے مشرک فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہا کرتے تھے۔ اور خود اپنے لئے لڑکی نا پسند کرتے تھے حتیٰ کہ اگر
لڑکی پیدا ہوتی تو اسے زندہ دفن کر دیتے تھے اس آیت میں اسی کا ذکر ہے۔

۴۰۔ یہ آیت کفار کے اس کلام کی تردید ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرداری و مالداری حاصل کرنے کے لئے
نبوت کا دعویٰ فرما رہے ہیں۔ جواب دیا کہ اگر ان کی یہ غرض ہوتی تو وہ تبلیغ پر کوئی محصول تمہارے
اور تم سے اجرت طلب فرماتے جب یہ نہیں ہے وہ تو دیتے ہیں کسی سے لیتے نہیں تو تمہارا یہ بکواس
ہمہ غلط ہے۔
(نورالعرفان)

لغوی ابحاث ○ تَتَرَبَّصُوْا: تم انتظار کرو ○ اَحْلَامُهُمْ: ان کی عقلیں ○ طَاغُوْنَ:
نافرمان، سرکش ○ مُصَيْطِرُ: ذمہ دار، نگران ○ مُسْتَمِعُهُمْ: سننے کا دعی ○ مُغْرَمٍ:
تاوان ○ مُثْقَلُوْنَ: وہ بوجھ جن پر بوجھ لادا گیا ہو یا ان کو بوجھ کی طرح کسی پر لادا گیا ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ کاہن کے پاس جن آسمان سے غیب کی خبریں لاتا ہے ○ مجنون کو شیطان ہاتھ لگا کر
ناپاک قوتوں میں مبتلا کر دیتا ہے ○ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کفار کے
مقولے کی تردید فرمادی ہے ○ شعراء بلغاء کے لحاظ کا درجہ رکھتے ہیں ○ شعر میں جھوٹ کو زیادہ
دخل ہوتا ہے ○ امور میں انتظار کرنا چاہئے ○ جو خود کو عقل مند اور دانشور سمجھے معرفت میں کوشش
کرے ○ عنایات ایزدی کے بغیر کوئی آنکھ کھول نہیں سکتا ○ اللہ تعالیٰ ہی ہدایت بخشتا ہے ○

أَمْ يُرِيدُونَ كَيْدًا ۖ فَالَّذِينَ كَفَرُوا هُمُ الْمَكِيدُونَ ﴿٤٢﴾ أَمْ لَهُمْ إِلَٰهٌ
غَيْرُ اللَّهِ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٤٣﴾ وَإِن يَرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاءِ
سَاقِطًا يَقُولُوا سَحَابٌ مَّرْكُومٌ ﴿٤٤﴾ فَذَرْهُمْ حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي
فِيهِ يُصْعَقُونَ ﴿٤٥﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَلَا هُمْ
يُنصَرُونَ ﴿٤٦﴾ وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَٰلِكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ
لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٧﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا ۖ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
حِينَ تَقُومُ ﴿٤٨﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ ﴿٤٩﴾

کیا یہ کوئی داؤں کرنا چاہتے ہیں تو کافر خود داؤں میں آنے والے ہیں ﴿۴۲﴾ کیا اللہ کے سوا ان کا
کوئی اور معبود ہے۔ اللہ ان کے شریک بنانے سے پاک ہے ﴿۴۳﴾ اور اگر آسمان (سے عذاب) کا کوئی
ٹکڑا گرتا ہوا دیکھیں تو کہیں کہ یہ گاڑھا بادل ہے ﴿۴۴﴾ پس ان کو چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ
روز جس میں وہ بے ہوش کر دیے جائیں گے سامنے آجائے ﴿۴۵﴾ جس دن ان کا کوئی داؤں کچھ بھی
کام نہ آئے اور نہ ان کو مدد ہی ملے ﴿۴۶﴾ اور ظالموں کے لئے اس کے سوا اور عذاب بھی ہے لیکن
ان میں کے اکثر نہیں جانتے ﴿۴۷﴾ اور تم اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں صبر کئے رہو تم تو ہماری
آنکھوں کے سامنے ہو اور جب اٹھا کرو تو اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کیا کرو ﴿۴۸﴾
اور رات کے بعض اوقات میں بھی اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد بھی اس کی تنزیہ کیا کرو ﴿۴۹﴾

(پارہ ۲۷ سورۃ طور ۵۲ / ۴۲ تا ۴۹ * ت : ج)

۴۲ ۔ وہ (اعدائے حق اور سادات قریش) دارالندوہ میں بیٹھتے اور باہمی مشورہ کرتے کہ کوئی ایسا منصوبہ تیار کیا
جس سے دین کی روز افزوں مقبولیت کو پسپا کیا جاسکے ان کی یہ مجلسیں بکثرت منعقد ہوا کرتیں اور رات
دیر گئے تک وہ سوچ بچار میں لگے رہتے۔ اللہ تعالیٰ کا (فرمان) ہے کہ اے کفار! امکان کیوں کر ہو
کہ میرے دین اور میرے رسول کے خلاف تمہاری کوئی سازش کامیاب نہ ہوگی بلکہ تمہاری یہ سازشیں
انجام کار تمہارے لئے ہی تباہی اور بربادی کا پیش خیمہ ثابت ہوں گی * جس دین کو غالب کرنے کا ذمہ
اس نے لیا ہو دنیا کی کوئی طاقت اسے مغلوب نہیں کرسکتی یہ عبث کوشش چھوڑ دو۔

۴۳۔ جب اللہ تعالیٰ کے بغیر اور کوئی معبود ہے ہی نہیں تو اب اس کے بغیر کسی کی عبادت کرنا کتنی بڑی حماقت ہے جن چیزوں کو وہ اللہ کا شریک سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان تمام سے پاک ہے کوئی اس کا شریک نہیں کوئی اس کا ہمسر نہیں۔ * باطل سے ان کے چمٹے رہنے کی وجہ یہی ہے کہ سرکشی کو انہوں نے اپنا شعار بنا لیا ہے ان میں ایمان اور ایقان کا فقدان ہے اپنے موقف کو صحیح ثابت کرنے کے لئے ان کے پاس کوئی ایسی دلیل نہیں جسے عقل سلیم قبول کر سکے۔ (ضیاء القرآن)

۴۴۔ اس کے بعد ان کی شکی طبیعت کا حال اور تمرد ہونا بیان کیا گیا ہے کہ اگر آسمان کا کوئی ٹکڑا ان پر ٹوٹ کر آ پڑے تو اس کو بادل کہیں گے۔ (تفسیر حقانی)

۴۵۔ "تو آپ ان کو رہنے دیجئے یہاں تک کہ ان کو اپنے اس دن سے سابقہ ہو جس میں ان کے ہوش اڑ جائیں گے" ان کو چھوڑ دیجئے یعنی ان پر عذاب نازل ہونے کی درخواست نہ کیجئے۔ موت تک ان کو چھوڑ دیجئے۔

۴۶۔ "جس دن کہ ان کی تدبیریں ان کے کچھ بھی کام نہ آئیں گی اور نہ ان کی مدد کی جائے گی" یعنی اللہ کے عذاب سے ان کو بچایا نہیں جائے گا۔ (تفسیر مظہری)

۴۷۔ قیامت سے پہلے (ظالموں کے لئے) موت و قبر کا عذاب ہے۔ اس آیت سے عذاب قبر ثابت ہے یا حکم جہاد سے پہلے سات سال کی قحط سالی کا عذاب جو مکہ کے کافروں پر آیا * انسان پر عذاب آنے والا ہے جیسے ذبح سے پہلے بکروں کو خبر نہیں ہوتی کہ ہم ذبح ہونے والے ہیں۔

۴۸۔ "اور اے محبوب تم اپنے رب کے حکم پر ٹھہرے رہو" حکم جہاد سے پہلے جہاد نہ کرو۔ اس صورت میں یہ آیت جہاد کی آیات سے منسوخ ہے یا کفار کو مہلت دینے پر رنج نہ فرماؤ * آپ کو کفار کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔ یا آپ ہماری حفاظت میں ہیں۔ مشرکین کو آپ تک پہنچ نہیں پائے محبوب آپ ہماری نگاہوں میں ہیں اور آپ کی ہر حرکت و ادا ہم محبت سے ملاحظہ فرما رہے ہیں * (روایات) اشارۃً معلوم ہوا کہ نماز کے اول "سبحانک اللھم" پڑھنی چاہئے اور جب سو کر اٹھو تو تسبیح پڑھو اور ہر مجلس سے اٹھتے وقت تسبیح و حمد بجا لاؤ۔ کیونکہ تقوم ان سب کو شامل ہے۔

2902

۴۹ ۔ یعنی تہجد کی نماز اور فجر کی سنتیں پڑھو۔ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ تہجد کی نماز معراج کی یاد ہے کہ معراج بھی آخر شب میں ہوئی کہ کسی اور کو اطلاع نہ دی گئی تو چاہئے کہ تہجد پڑھنے والا اپنا خاموشی سے بغیر کسی کو جگائے ادا کرے اور فجر کی سنتیں کچھ اندھیرے میں پڑھے۔ پھر کچھ استغفار اور ذکر الٰہی کرے۔ احادیث سے یہ فجر کے فرض پڑھے جب کہ "ادبار النجوم" سے معلوم ہوا (نور العرفان)

لغوی اشارے ○ کَیْدًا : چالاکی، فریب، داؤں ○ کِسْفًا : ٹکڑے ○ سَاقِطًا : گرنے والا ○
سَحَابٌ : بادل، ابر ○ مَرْکُوْمٌ : تہ بہ تہ، جما ہوا ○ یُصْعَقُوْنَ : بے ہوش ہونا، مرنا ○
سَبِّحْ : تو تسبیح کر، تو پاکی بیان کر ○ اِدْبَار : پیٹھ پھیرنا ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ اہلِ حق کے خلاف مکر و فریب کرنے والے خود مکر و فریب کے گھیرے میں آجاتے ہیں ○ بے عمل عالم اور جاہل برابر ہیں ○ دنیا میں کئے جانے والے مکر و فریب قیامت کے دن کام نہ آئیں گے ○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رات کو سوتے ہوئے جس کی آنکھ کھل جائے اور اس وقت یہ تسبیح پڑھے - لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ، لہ الملک ولہ الحمد، وھو علی کل شیء قدیر، سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ - پھر فرمایا یوں کہے اے رب مجھے بخش دے (یا فرمایا) پھر جو دعا مانگے قبول ہوگی اور اگر اٹھ کر وضو کرے اور نماز پڑھے تو اس کی وہ نماز بھی قبول ہوگی۔ (مسند امام احمد) ○ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اور خوب گپیں ہانکتا ہے لیکن اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ کہتا ہے -
سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الٰہ الا انت استغفرک واتوب الیک
اس مجلس میں اس سے جو گناہ ہوئے اللہ تعالیٰ انہیں بخش دیتا ہے۔ (ترمذی بروایت حضرت ابو ہریرہ رض) الخ